Registered

No. L. 89.

پنجاب نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۴۷) مطبوعہ ۲۴ نومبر ۱۸۹۹ء بروز جمعہ جلد (۲۷)

گلدستۂ اخبار

۱۸ سے ۲۰ نومبر تک لودیانہ میں سنڈے سکول کونشن کا جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ ہوا۔ دور دور سے ڈیلیگیٹ آئے تھے۔ آیندہ عملدرآمد کی نسبت مفید تجویزیں سوچی گئیں۔ حضور لفٹنٹ گورنر پنجاب ڈیرہ اسمٰعیل خان میں رونق افروز ہوئے ۱۰ کو ٹھہرے ۱۰ کو ٹانک کو تشریف لیگئے۔ حضور وایسرائے نے بمعہ مسٹر لارنس وکپتان ڈگنیٹ ۱۶ نومبر کو دو مرتبہ ایلورہ کی غاروں کی سیر فرمائی۔ ۱۷ نومبر کو روزہ میں اورنگ زیب کا مقبرہ دیکھا۔ براہ منماڑ ریل پر سوار ہوکر ۱۸ کی صبح کو ناگپور میں رونق افروز ہوئے + لارڈ سینڈہرسٹ صاحب ۱۷ کو ملک سندھ کے دورہ پر روانہ ہوئے۔ کراچی میں الوداعی دعوت ہوگی + ٹانک میں ایک خیردتی پاوندہ کی تلاشی لینے پر اُسکے بستر کے نیچے سے تین بندوقیں اور کرچیں برآمد ہوئیں۔ قیدی دولتمند اور بااثر ہے اسکو ۶ ماہ قید سخت اور تین ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا ملی۔ کوہِ نمان کے ملک کا فکر کرتے ہے + مسٹر ٹاٹا کی جدید یونیورسٹی رسیرچ کا قانون پاس کیا جائیگا لوکل گورنمنٹ ملکیت عطیہ کے انتقال کا انتظام کریگی + سر سٹیفورڈ نارتھکوٹ صاحب جدید گورنر بمبئی یکم فروری کو مارسیلز سے روانہ بمبئی ہونگے + ہندوستان میں ہر ایک برٹش پیادہ رسالہ رجمنٹ کو دو میں ایک ایک میکسم توپ دیجاویگی تاکہ مشق رہے یہ توپ ٹرنسوال میں خوب کام دے رہی ہے چترال وزیرستان وغیرہ مہمات میں اپنی تاثیر دکھا چکی ہے +

گورنمنٹ انڈیا کے ماتحت ادنیٰ آسامیوں کے امتحانات کلکتہ الہ آباد و لاہور میں ۹ جنوری سے لئے جاویں گے + سر ایڈلبرٹ ٹالبٹ صاحب بہادر ریذیڈنٹ کشمیر ۱۰ دسمبر کو سرینگر سے روانہ سیالکوٹ ہونگے چترال میں مصروف شکار ہیں + چترال میں فوج لیوی حسب تنخواہ بھرتی ہوگئی اب اسکو بطور فوج ملیشیا کے تعلیم دے رہے ہیں + کوئٹہ میں ۱۶ کو سخت آتشزدگی ہوئی میرایل کمپنی کا پچاس ہزار کا نقصان ہوا + مدراس میں یونیورسٹی سینٹ نے پادری ولیم ملر کو ڈی ایل کی ڈگری دی۔ ایل۔ ایل ڈی۔ ڈی سی۔ سی۔ آئی۔ ای پہلے سے ہیں + مدراس میں کرشل بنک آف انڈیا کی خاص جنرل میٹنگ میں قرار پایا کہ اس کا صدر مقام بجائے مدراس کے کلکتہ ہو + لاہور میں مسلمانوں نے دعا کی ٹرنسوال میں انگریز جیتیں ہندو مندروں میں بھی یہی صدائیں ہیں + سارا گڑھی میں جو بہادر سکھ پٹھانوں کے ہاتھ سے سرحدی جنگ میں شہید ہوئے تھے اُن کی لاشوں کے پنجر اب عزت کیساتھ جلائے گئے اور بطور یادگار یہاں ایک قلعہ بنائینگے + درہ خیبر میں سیاحوں کا بلا اجازت جانا بند ہوا ہفتہ میں چار دن اجازت ہے لنڈی کوتل سے آگے نہیں + پنجاب علاقہ بمبئی اور ممالک مغربی شمالی میں گرانی غلہ بدستور ترقی پر ہے چارہ کا قحط روز افزوں + ماہ ستمبر میں علاوہ ۵۷ ہزار ۱۳۲ روپیہ کا سونا چاندی ہندوستان میں داخل ہوا۔ ۲ لاکھ روپیہ مضروب ہوکر جا پہنچا گیا + ایبٹ آباد میں گورنگ کو ایک ملٹری افسر نے بیعزت کیا دائرہ سے فریاد کی کمانڈر انچیف تحقیقات کر رہے ہیں + سندھ ساگر دوآبہ کو سندھ ندی سے سیراب کرنیکی تجویز پر حضور لاٹ صاحب ڈیرہ اسمٰعیلخاں میں غور کرینگے +

سکندرآباد میں پارسیوں کی مرگھٹ کا مقدمہ چل رہا ہے زمین کا مالک اسپر بنانے نہیں دیتا حالانکہ پہلے ہیں تھا + ۱۴ تاریخ کی تاروںکی بارش نے جا بجا مایوسی بخشی چاندنی رات کے سبب سے کچھ لطف نہ آیا + جنگ ٹرنسوال کا فنڈ کلکتہ میں بھی کھولا گیا ۱۴ ہزار روپیہ تک پہنچ گیا ہے + ٹرنسوال کے ہندوستانی پناہ گیر بمبئی میں پہنچے ڈیلاگوا بے میں پرتگالیوں کے مظالم پرسخت واویلا کی ہے + گلگت و نیپال کے سرحدی اضلاع کے بعض دیسی سرداروں کو حضور لارڈ کرزن نے مدعو فرمایا ہے + نیگا پاٹم میں اتوار کو دفعتاً نہایت سخت بربادی بخش طوفان آیا لاکھوں کا نقصان ہوا ہوا کی آواز مثل توپوں کے تھی درخت اکھڑ گئے مکانوں کی چھتیں اُڑگئیں نقصان جان کا حال ابھی کچھ کھلا نہیں ہے +

تار برقیاں

کیپ ٹون میں ۱۶ نومبر تک ۱۸ ہزار فوج کمکی پہنچ چکی ہے جمیں سے آٹھ ہزار سے زیادہ نٹال کو بھیج چکے ہیں + لیڈی سمتھ سے بوئروں کے جنرل جوبرٹ کے قتل کی خبر غلط نکلی صرف طبیعت علیل تھی اب آرام ہے + بوئروں نے بولو وایو کے دیسی سردار خامہ پر ۹ نومبر کو حملہ کیا برٹش سپاہ کی مدد سے اُس نے حملہ کو پسپا کر دیا شاباش خامہ آپ تو خوب بہادر نکلے + کیپ کی تجارتی کمپنی کے چار دخانی جہاز لنڈن میں اور کرایہ لے گئے کہ سر چارلس وارن کے ساتھ ڈویژن فوج کو کیپ میں لیجائیں + ڈیلی نیوز کو قاہرہ سے ۱۶ کو خبر پہنچی کہ گورہ فوج سیفور تھ ہائلنڈرز کا ایک دستہ خرطوم جائیگا۔ معاملہ سوڈان پھر گرم ہے +

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری - ای - ایم - ویری صاحب - ڈی - ڈی - ایڈیٹر

ایڈیٹوریل:
پادری - ایچ گولکناتھ صاحب + پادری غلام مسیح صاحب
پادری طالب الدین صاحب بی اے + پادری - پی سی - اوپل صاحب
پادری جی - ایل ٹھاکر داس صاحب + پادری جمیل سنگھ صاحب

کارسپانڈنٹس:
مسٹر الیشع نامر صاحب + مسٹر مسیح الدولہ صاحب
پادری کدارناتھ صاحب منت

سنڈے سکول کنونیشن ۱۸ نومبر سے شروع ہوکر ۲۰ نومبر تک ہوتی رہی - نہایت سنجیدہ اور بارونق جلسہ تھا مختلف کلیساؤں سے ڈیلیگیٹ آئے ہوئے تھے - پنجاب میں یہہ پہلا موقعہ ہے کہ سنڈے سکول کنونیشن ہونی شروع ہوئی ہے اور اب اِس کنونیشن کے فوائد دیکھکر فیصلہ ہوگیا ہے کہ ہر سال کسی نہ کسی جگہہ کنونیشن ضرور ہوا کرے ڈیلیگیٹوں نے اپنے اپنے سنڈے سکولوں کا حال سنایا - ڈاکٹر ای - ایم ویری صاحب نے جو جلسے کے چیرمین تھے - کلام خدا پڑھکر اور دعا کرکر جلسہ شروع کیا - پادری ریچرڈ جس صاحب نے فرمایا کہ نہایت مقدم بات یہہ ہے کہ سنڈے سکولوں کو ترقی دینے اور مسیحی طالب علموں کو پورا پورا فائدہ پہنچانے کے لئے ضروری اور لازمی ہے کہ سنڈے سکولوں کے اُستاد بذات خود سبقوں کو نہایت کوشش کے ساتھ تیار کریں - پادری جے - سی آر یوئنگ صاحب نے کیرکٹر کی ضرورت کو محسوس کرایا اور فرمایا کہ خداوند یسوع مسیح میں بھروسہ رکھکر ہم تمام مشکلات پر غالب آسکتے ہیں - پادری جے آر ہل صاحب نے سنڈے سکول کے خاص مقصد اور انجام پر خیالات ظاہر کئے - پادری غلام مسیح صاحب نے ایک درس دیا جس میں بتلایا کہ جو مسیحی والدین اپنی اولاد کو اچھی طرح تعلیم نہیں دیسکتے سنڈے سکول اُن بچوں کے لئے آیا کا کام دیتا ہے اس سے کلیسیا کی مضبوطی ہوتی ہے اور لایق اُستاد دستیاب ہوسکتے ہیں مبشر تیار ہوتے ہیں غیر قوموں کو انجیل سنائی جاتی ہے - پادری جے - این ہائڈ صاحب نے دعا کو کامیابی کا وسیلہ بتایا اور اس پر ایک پرتاثیر تقریر کی - پادری رلا رام صاحب نے روح القدس اور اُس کی زوردار قوت کی نسبت ایک عمدہ وعظ دیا - پادری جیون مل صاحب نے فرمایا کہ سنڈے سکول کے ذریعہ نہ صرف مرد و عورتیں بلکہ بچے اور بوڑھے بھی عمدہ طور سے تعلیم پاتے ہیں - یہہ طریقہ کلام کے مطابق ہے - آیندہ نسل کو فائدہ پہنچانے والا ہے - غیر قوموں کو راہ نجات سے واقف کرنے کا اچھا طریقہ ہے - مس ہیولٹ صاحبہ اور مس لوئیس صاحبہ اور مس وائیلی صاحبہ کی طرف سے چھوٹے لڑکوں کی طریق تعلیم کے بارہ میں نہایت عمدہ اور فائدہ بخش مضامین پڑھکر سنائے گئے - یہہ بھی تجویزیں بتائی گئیں کہ ہر ایک سنڈے سکول کے لئے ایک ایک چھوٹا سا کتب خانہ ہو جس میں کم سے کم پچاس دینی کتابیں ہوں - سنڈے سکول کے پرچے شایع ہوکر تقسیم کئے جائیں - ایک کارڈ ہو جس پر تصویر اور اس کا بیان ہو - مسٹر ایم وائلی صاحب نے سنڈے سکول کا نمونہ نہایت عمدہ تصویروں میں دکھایا اور اُمید ہے کہ یہاں سے جاکر ڈیلیگیٹ صاحبان لودیانہ کلیسیا کے مطابق اپنے اپنے سکولوں میں تعلیم کا طریقہ اختیار کرینگے - آخر میں ڈاکٹر ای ایم ویری صاحب نے دعا کرکر جلسہ کو ختم کیا +

مرزا قادیانی قادیانی خدا کے پاس فریاد کرنے چلے ہیں اور اہل اسلام کے مظالم سے تنگ آکر اپنی نسبت ایک آسمانی فیصلہ کی درخواست کرتے ہیں اور اشتہار مورخہ ۵ نومبر ۱۸۹۹ء میں کہتے ہیں کہ "اکثر لوگوں نے مجھے منظور نہیں کیا اور مجھے مفتری سمجھا اور میرا نام کافر اور کذاب اور دجال رکھا گیا - مجھے گالیاں دی گئیں اور طرح طرح کی دل آزار باتوں سے مجھے ستایا گیا اور میری نسبت یہہ بھی کہا گیا کہ حرام خور لوگوں کا مال کھانے والا وعدہ کا تخلف کرنے والا حقوق کو تلف کرنے والا لوگوں کو گالیاں دینے والا عہدوں کا توڑنے والا اپنے نفس کے لئے مال کو جمع کرنے والا اور شریر ہے - یہہ وہ باتیں ہیں جو خود اُن لوگوں نے میری نسبت کہیں جو مسلمان کہلاتے اور اپنے تئیں اچھے اور اہل عقل اور پرہیزگار جانتے ہیں اور اُن کا نفس اسبات کی طرف مائل ہے کہ درحقیقت جو کچھ وہ میری نسبت کہتے ہیں سچ کہتے ہیں وہ میری جماعت کو نہایت تحقیر کی نظر سے دیکھتے ہیں ہر ایک اُن میں سے جو بدزبانی کرتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ بڑے ثواب کا کام کرتا ہے سو اے میرے مولا قادر خدا کوئی ایسا نشان ظاہر فرما جس سے تیرے سلیم الفطرت بندے نہایت قوی طور پر یقین کریں کہ میں تیرا مقبول ہوں - اگر تو تین برس کے اندر جو جنوری ۱۹۰۰ء سے شروع ہوکر دسمبر ۱۹۰۲ء تک پورے ہوجائیں گے میری تائید میں کوئی آسمانی نشان نہ دکھلاوے تو میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ میں اپنے تئیں صادق نہیں سمجھونگا اور اُن تمام تہمتوں اور الزاموں اور بہتانوں کا اپنے تئیں مصداق سمجھ لونگا جو میرے پر لگائے جاتے ہیں وغیرہ وغیرہ" اِس اشتہار سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا صاحب اہل اسلام کی مخالفت سے بہت ہی تنگ آگئے ہیں +

حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند ۱۶ - کو برسٹل میں تشریف لائیں - ایک ہسپتال کی رسم افتتاح ادا کی - پرنسس بیٹرس پرنسس ہلینہ ڈیوک آف کناٹ ہمراہ تھے +

ایم پولاف روسی سفیر کوریہ واشنگٹن میں پہنچا اور کہا کہ کوریہ میں روس و جاپان کے مابین مطلق ناچاقی نہیں بلکہ دونوں طاقتوں نے کوریہ کی خودمختاری بحال رکھنے کا معاہدہ کیا +

رسالہ عید الضحیٰ مصنفہ اور مشتہرہ جناب مولوی غلام محمد صاحب بٹالوی ملازم سرکار اسلامیہ حیدرآباد دکن پر ہمارا ریمارک

یہہ رسالہ ۲۳ صفحہ کا حیدرآباد محمڈن ریلجس ٹریکٹ سوسائٹی کی طرف سے عام مسلمان بھائیوں کے لئے تالیف ہوکر پبلک میں مشتہر ہوا ہے۔ ہم خود کچھ کہنا نہیں چاہتے کہ عام مسلمانوں میں اس رسالہ کے مضمون سے جہادی مادہ کہاں تک اُبل پڑیگا اور گورنمنٹ انگلشیہ کی رعایا میں کہاں تک نفاق کا جوش پیدا ہوگا کیونکہ مولوصاحب موصوف اپنی ضروری التماس کے آخر میں خود ہی فرماتے ہیں جو ہمارے خیال کی کھلی کھلی تائید کرتا ہے کہ مگر تو بھی یہہ انجمن (محمڈن ریلجس ٹریکٹ سوسائٹی حیدرآباد) چندہ اور ایسی مدد کے خواہاں نہیں کہ جس سے بیجا بدگمانیاں پیدا ہوں۔ بیجا بدگمانیاں قابل توجہ گورنمنٹ عالیہ برطانیہ ہیں۔ یہہ نفی نفی نہیں ہے بلکہ کامل اثبات ہے۔ چونکہ ریاست اسلامیہ حیدرآباد ایک نہایت معزز اور عظیم الشان خیرخواہ سرکار انگلشیہ ہے۔ لہذا ایسے مقام سے ایسے شر انگیز اور بدگمانی آمیز رسالہ کا شایع ہونا عام رعایا میں زیادہ بدگمانی پیدا کرنے کا خدشہ دلوں میں ڈالتا ہے۔ جبکہ ہمارے برادران اسلامی سلطنت عثمانیہ و افغانیہ کو چھوڑ تیسرے درجہ پر اس کو حامی اسلام تصور کرتے ہونگے لیکن خیریت اس میں یہہ ہے کہ اس رسالہ میں ایسے جلیل القدر الہیٰ شخص کی نسبت جھوٹے الزام اور اتہام لگائے گئے ہیں جس کے روحانی رعایا یعنے مسیحی لوگ اپنے منجی خداوند یسوع مسیح کے نقش قدم پر چلکر سوا صبر کے بدلا لینے والا ضمیر نہیں رکھتے۔ تو بھی ہمارا فرض ہے کہ اس مضمون شرارت مشحون کے صرف دو حصوں پر مختصر سا ریمارک ہدیہ ناظرین کریں اور بس ٭

اوّل۔ حضرت ابراہیم اور ان کے پسر کنیزک زادہ حضرت اسمٰعیل کا احوال جو کچھ مولوی صاحب نے تحریر فرمایا ہے وہ توریت شریف میں کہیں نہیں۔ معلوم نہیں کہ کہاں سے لکھا ہے۔ اگر یہہ کہا جاوے کہ اسلامی روایات کی بنیاد پر یہہ عمارت کھڑی کی ہے اور اس سے صرف مسلمان بھائیوں کو فایدہ پہنچانا مدنظر ہے تو ہم کو حیرت آتی ہے کہ اس کے مقابل میں خدا کے بیٹے یسوع ناصری کو کیوں پیش کیا گیا جبکہ آپ کے خیال میں یہہ وہی مسیح نہیں ہے جس کا قران شریف میں ذکر ہے۔ "آپ خود فرماتے ہیں کہ یسوع ناصری کا انجیلی احوال پڑھنے سے صاف صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہہ وہ حضرت عیسیٰ عم نہ تھے جن کا خدا تعالیٰ نے قران شریف میں ذکر کیا ہے وہ خدا تعالیٰ کے برحق نبی دنیا و عقبیٰ دونوں میں بڑے مرتبہ والے تھے اور خدا نے ان کو آپ کے دشمنوں کے ہاتھوں سے بچاکر زندہ آسمان پر اٹھا لیا تھا ان کی نسبت کسی مسلمان کو اپنی زبان سے ذرا بھی سخت کہنا گویا اپنے دین اسلام کو بھی خیرباد کہکر کافر بننا ہے" عید الضحیٰ ص ۱۵

تب قرانی حضرت اسمٰعیل کے مقابلہ میں قرانی مسیح کو بھی دکھایا ہوتا تاکہ مسلمان بھائیوں کو فایدہ ہوتا اور ان کی آنکھیں کھلتیں کہ آیا وہ جو دنیا و عقبیٰ دونوں میں بڑے مرتبہ والے تھے یعنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جن کا قران شریف میں ذکر ہے تقلید کرنے سے ان کی نجات ہوگی یا محمد عربی کی جن کی یہہ صفت ہے ووجدک ضالاً فہدیٰ اور پایا تجھے گمراہ پس ہدایت کی کیونکہ اس مضمون میں آپ کی غرض یہہ ہے کہ حضرت اسمٰعیل کو حضرت عیسیٰ سے افضل ثابت کریں پس حضرت اسمٰعیل کے مقابلہ میں بھی محمد کو ماننا مسلمانوں کی ابدی ہلاکت کا باعث ہے۔ مولوی صاحب کو لازم تھا کہ انجیلی مسیح کے مقابلہ میں توریتی اسمٰعیل کو لاتے تاکہ مسلمان بھائیوں کو دھوکا نہ ہوتا۔ اب ہم ان کی خیرخواہی کی غرض سے حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل کا حال توریت شریف سے مرقوم کرتے ہیں اور خداوند نے ابراہیم کو کہا تھا کہ تو اپنے ملک اور اپنے قرابتیوں کے درمیان سے اور اپنے باپ کے گھر سے اس ملک میں جو میں تجھے دکھاؤنگا نکل چل اور میں تجھے ایک بڑی قوم بناؤنگا اور تجھکو مبارک اور تیرا نام بڑا کرونگا اور تو ایک برکت ہوگا اور ان کو جو تجھے برکت دیتے ہیں برکت دونگا اور اس کو جو تجھ پر لعنت کرتا ہے لعنتی کرونگا۔ اور دنیا کے سب گھرانے تجھ سے برکت پاوینگے سو ابرام خداوند کے کہنے کے موافق روانہ ہوا اور لوط بھی اس کے ساتھ چلا ..... سو وہ ملک کنعان میں آئے۔ پیدایش ۱۲: ۱-۵- ان باتوں کے بعد خداوند کا کلام رویا میں ابرام پر اُترا اور کہا کہ اے ابرام تو مت ڈر میں تیری سپر اور تیرا بہت بڑا اجر ہوں۔ ابرام نے کہا کہ اے خداوند خدا تو مجھ کو کیا دیگا۔ میں تو بے اولاد جاتا ہوں اور میرے گھر کا مختار دمشقی الیعزر ہے۔ پھر ابرام نے کہا کہ دیکھ تو نے مجھے فرزند نہ دیا اور دیکھ میرا خانہ زاد میرا وارث ہوگا۔ تب خداوند کا کلام اُس پر اُترا اور اس نے کہا کہ یہہ تیرا وارث نہوگا بلکہ جو تیرے صلب سے پیدا ہوگا وہی تیرا وارث ہوگا۔ پیدایش ۱۵: ۱-۴۔ اور سرہ نے دیکھا کہ ہاجرہ مصری کا بیٹا جو وہ ابراہام سے جنی تھی ٹھٹھے مارتا ہے تب اس نے ابراہام سے کہا کہ اس لونڈی اور اس کے بیٹے کو نکالدے کیونکہ اس

لونڈی کا بیٹا میرے بیٹے اضحاق کے ساتھ وارث نہ ہوگا۔ پر اپنے بیٹے کی خاطر یہہ بات ابراہام کی نظر میں نہایت بری معلوم ہوئی۔ خدا نے ابراہام سے کہا کہ وہ بات اس لڑکے اور تیری لونڈی کی بابت تیری نظر میں بری معلوم نہ ہو ہر ایک بات کے حق میں جو میں نے تجھے کہی اس کی آواز پر کان رکھ کیونکہ تیری نسل اضحاق ہی سے کہلائیگی۔ پیدائش ۲۱: ۹-۱۲ تک۔ تب ابراہام نے صبح سویرے اُٹھکر روٹی اور پانی کی ایک مشک لی اور ہاجرہ کو اس کے کاندھے پر دھر کر دی اور اس لڑکے کو بھی اور اُسے رخصت کیا۔ پیدائش ۲۱: ۱۴۔ اور اس کی ماں نے ملک مصر سے ایک عورت اس سے بیاہنے کو لی۔ پیدائش ۲۱: ۲۱۔ حضرت اسمٰعیل کے حق میں یہہ نبوت ہوئی کہ وہ وحشی آدمی ہوگا اس کا ہاتھ سب کے اور سب کے ہاتھ اس کے برخلاف ہونگے۔ پیدائش ۱۶: ۱۲۔ چنانچہ لکھا ہے کہ وہ بڑھا اور بیابان میں رہا کیا اور تیرانداز ہو گیا۔ پیدائش ۲۱: ۲۰۔ ان باتوں کے بعد یوں ہوا کہ خدا نے ابراہام کو آزمایا اور اسے کہا کہ ای ابراہام وہ بولا کہ دیکھ میں حاضر ہوں۔ تب اُس نے کہا کہ تو اپنے بیٹے ہاں اپنے اکلوتے جسے تو پیار کرتا ہے اضحاق کو لے اور زمین موریاہ میں جا اور اسے وہاں پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ پر جو میں تجھے بتاؤنگا سوختنی قربانی کے لئے چڑھا...... اور ابراہام نے سوختنی قربانی کی لکڑیاں لے کے اپنے بیٹے اضحاق پر رکھیں اور آگ اور چھری اپنے ہاتھ میں لی اور دونوں ساتھ ساتھ چلے۔ تب اضحاق نے اپنے باپ ابراہام سے کہا کہ ای میرے باپ۔ اس نے جواب دیا کہ ای میرے بیٹے میں حاضر ہوں۔ اس نے کہا کہ دیکھ آگ اور لکڑیاں تو ہیں پر سوختنی قربانی کے لئے برہ کہاں۔ ابراہام نے کہا کہ ای میرے بیٹے خدا آپ ہی اپنے واسطے سوختنی قربانی کے لئے برہ کی تدبیر کرلیگا۔ سو وہ دونوں ساتھ ساتھ چلے۔ پیدائش ۲۲: ۱-۸ تک۔ تب ابراہام نے وہاں ایک قربانگاہ بنائی اور لکڑیاں چنیں اور اپنے بیٹے اضحاق کو باندھا اور اسے قربانگاہ میں لکڑی کے اوپر دھر دیا اور ابراہام نے اپنا ہاتھ بڑھا کے چھری لی کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے وہیں خداوند کے فرشتہ نے اُسے آسمان سے پکارا کہ ای ابراہام ابراہام وہ بولا میں حاضر ہوں پھر اس نے کہا کہ تو اپنا ہاتھ لڑکے پر مت بڑھا اور اُسے کچھ مت کر کہ اب میں نے جانا کہ تو خدا سے ڈرتا ہے اس لئے کہ تو نے اپنے بیٹے ہاں اپنے اکلوتے کو مجھ سے دریغ نہ کیا۔ تب ابراہام نے اپنی آنکھیں اٹھائیں اور اپنے پیچھے ایک مینڈھا دیکھا جس کے سینگ جھاڑی میں اٹکے ہیں تب ابراہام نے جا کر اس مینڈھے کو لیا اور اس کو اپنے بیٹے کے بدلے میں سوختنی قربانی کے لئے چڑھایا۔ پیدائش ۲۲: ۹-۱۳ ؛

ناظرین نور افشاں توریت میں اسمٰعیل کا حال مفصل یہہ ہے جو اوپر ہم نے لکھا۔ اس سے صاف معلوم ہوگا کہ جب حضرت اضحاق ذبیح اللہ کے ذبح کرنیکا حکم دیا گیا حضرت اسمٰعیل اپنی شرارت کے سبب سے خاندان ابراہیمی سے معہ اپنی والدہ کے خارج ہو کر بیابان میں وحشیوں کی مانند رہتا تھا اور اس کی رشتہ داری یعنے شادی بھی غیر قوم مصری عورت سے ہوئی اور ہرگز وہ اس میراث کا وارث نہ ہوا جو حضرت اضحاق ذبیح اللہ کو پہنچی اور ان سے یعقوب کو اور یعقوب سے یہودا کو نسلاً بعد نسلاً خداوند یسوع مسیح وہی برکت الہی دنیا کے تمام گھرانوں کے لئے ہوا۔ پس وائے برخلاف جناب مولوی غلام محمد صاحب کہ کیسی دیدہ دری اور دریدہ دہنی سے حضرت اسمٰعیل کو ذبیح اللہ فرماتے ہیں۔ وہ اس امر پر غور نہیں کرتے کہ اس ذبح کے حکم میں نہ صرف آزمائش ایمان خلیل اللہ ہی منظور جناب باری تھی مگر اس کے ساتھ ایک نبوت بھی تھی جو ابراہام کی زبان مبارک سے صادر ہوئی اپنے بیٹے کے جواب میں کہ خدا اپنے لئے برہ کا آپ ہی انتظام کریگا اگر وہ نبوت صرف اسی بات کا اشارہ تھی کہ ایک مینڈھا جھاڑی میں اٹکا ہوا ابراہام نے دیکھکر اپنے بیٹے کے عوض قربان کر دیا تو داناؤں کے نزدیک یہہ محض ایک فعل عبث ٹھہرا اور اس میں سوا خودغرضی کے اور کوئی نتیجہ نہیں کہ مینڈھا اس لئے ذبح ہوا کہ حضرت اضحاق کی جان بچ گئی اور یوں اسے اسمٰعیل پر وارد کر کے تمام مسلمین کہیں وہ ہمیں اپنی اپنی جانوں کے بچانے کو مینڈھے ذبح کر لیا کریں۔ نہیں جناب یہہ بہت بھاری بات تھی اس میں خدا کا اپنے واسطے برہ کا انتظام کرنا یہہ تھا جو خدا کے بیٹے یسوع ناصری میں پورا ہوا جس کے ذبح ہونے سے تمام انسانوں کی جانوں کا کفارہ ہوا بشرطیکہ وہ اپنے ایمان کا ہاتھ اس کے سر پہ رکھیں۔ اس رسالہ عید الضحٰی میں اسمٰعیل و مسیح کا مقابلہ قریب قریب ایسا ہی ہے جیسا مقتول پنڈت لیکھراج کا دیانند سرستی اور محمد صاحب کا مقابلہ جیسے ان دونوں میں کوئی مناسبت نہیں ویسی ہی ان دونوں میں کوئی موافقت نہیں بقول مولف ؎

دشمن عیسائیت اسلام کیوں منت نہو
ساتھ ہو سکتا نہیں اسحٰق و اسمٰعیل کا

راقم

کیدارناتھ منت

فرخ آباد

وفات مس میری جیکب صاحبہ

فلک نے تو اتنا ہنسایا نہ تھا
کہ جس کے عوض یوں رُلانے لگا

افسوس صد افسوس۔ واویلا۔ دریغا حسرتا۔ کس ہاتھ اور کس قلم سے اس حادثے جانکاہ کو لکھوں۔ کیونکہ اس بارِ گراں کے اُٹھانے کا متحمل ہوں کلیجہ منہہ کو آتا ہی۔ دل بے اختیار پہلو سے نکلا جاتا ہی سینہ سراسر شق ہوا جاتا ہی۔ رنگ بالکل فق ہوا جاتا ہی۔ جبراً و قہراً۔ چار ناچار دامنِ الم کو گلہائے صبر سے دکہ جو بخشیدہ قادر عزوجل ہی لبریز پاکر زیرِ خامہ لاتا ہوں ۔ ہائے ہائے اس فلک کج رفتار کی خوبی ہمارے طالع بدبخت کی بے اسلوبی۔ زمانہ کی نیرنگ سازی۔ اجل کی یکطرفہ بازی سے نے ہم کو یہہ دن دکھایا۔ رنج و الم میں پھنسایا کہ حدِ امکان سے باہر ہی۔ ہمارا ہی دل خود ماہر ہی۔ بموجب مصرع۔ گذرتی ہی جو مبتلا پر مبتلا جانے مس میری جیکب صاحبہ مرحومہ وارد حال ساکن منصوری نے اس دنیائے ناپائیدار سے بطرف عالم جاودانی بمسرت و شادمانی بحکم ایزد متعال خدائے عزوجلال رحلت فرمائی۔ خدا ان کو بہ طفیل اپنے اکلوتے بیٹے خداوند یسوع مسیح کہ جس نے ہم سب کے گناہ کا بار اپنے سر پر لیا ہی بہشت بریں میں جگہہ دیوے۔ آمین ثم آمین۔ مس موصوفہ مرحومہ ایام طفولیت میں بریلی کے اسکول میں مس بارک اور مس انگلش صاحبہ کے وقت میں پرورش پائی۔ اور نہایت خواہش و رغبت کے ساتھ ۱۷ برس کی عمر شادی ہونے کے وقت تک علم تحصیل کیا۔ اپنے کل ہم عصروں سے گوئے سبقت لے گئیں ان کی شادی اوّل پادری انتاوندت صاحب سے ہوئی۔ کچھ شک نہیں کہ مس مرحومہ نے خدا کے کام و کلام میں درجہ استغراق حاصل کیا۔ یہاں تک کہ بعد وفات پادری انتاوندت صاحب کے تقریباً پانچ سال حالت بیوگی میں جناب پادری وُسنور صاحب کے پاس اجمیر کے اسکول میں نہائت سرگرمی سے کام کرتی رہیں۔ اور تا ایں دم معہ اپنے بچوں کے حتی الوسع اپنے کام کو رونق بخشی۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کا بارگراں اُٹھایا۔ اپنی دوسری شادی ماہ نومبر ۱۸۹۲ء میں جناب پادری لے جیکب صاحب سے اجمیر میں ہی کی اور تا ایں دم معہ اپنے بچوں کے پادری صاحب موصوف کے ہمراہ یہاں منصوری میں نہائت سلیمی بردباری۔ ہوشیاری سے رہیں۔ اس عرصہ میں وہ خدا کے کام سے کبھی روکش نہ ہوئیں بلکہ گھڑی گھڑی پل پل اُن کا خدا ہی کی مرضی کے پورا کرنے میں صرف ہوا۔ مریضوں کو دیکھنا۔ یتیموں کی مدد کرنا۔ کلام خدا کی گھر گھر بشارت دینا۔ ہمیشہ مدِ نظر رہا۔ اور عین فرض سمجھا گیا۔ مگر افسوس صد افسوس کہ اچانک اُن کو فرشتہ اجل نے گھیرا یعنے مس مرحومہ مغفورہ کے نہائت تکلیف و دشواری سے ایک پسر جو تقریباً بیس منٹ زندہ رہا تولد ہوا۔ حتی الامکان غور و پرداخت علاج معالجہ کیا گیا مگر اس نازک وقت بباعث ہو جانے کچھ خرابی کے بیماری ترقی ہی پکڑتی رہی۔ پس مجبوری ہی شامل حال رہی۔ ۱۰۵ ڈگری تک بخار نے زور باندھا تاہم حالتِ نزع میں لفظ مُنجی وردِ زبان رہا اور آسمانی کنعان زیرِ نظر رکھا۔ اپنے خاوند کو بلایا ایک گیت گانے اور اکیسواں زبور کہ جس کو اسکول میں بھی پڑھا کرتی تھیں پڑھنے کی فرمائش کی۔ پس گیت گایا اور زبور پڑھا گیا۔ بعد میں پادری لے جیکب صاحب موصوف یعنے اُن کے شوہر نے دریافت کیا کچھ مجھ سے کہا چاہتی ہو۔ جس کا جواب بسہولیت دیا کہ اگر کوئی بے ایمانی دیکھتی تو کہتی۔ آخرکار جمعرات کی شام کو قریب ۸ بجے شب کے جان بحق تسلیم ہوئیں اور اپنے عزیز و اقارب کو رنج و محن میں مبتلا چھوڑا۔ بعد تجہیز و تکفین دوسری صبح کو لاش ہندوستانی گرجا میں لائی گئی۔ جناب ڈاکٹر ایچ۔ فنسل صاحب نے گیت گانے کے بعد بیان کیا کہ ہم آنسو بہاتے ہوئے خوشی کرتے ہیں کہ یہہ بہن آج اپنے آسمانی باپ کی گود میں داخل ہوئی۔ اپنی زندگی میں تین برس تک پادری لے جیکب صاحب کے ساتھ رہی اور برابر خدا کا کام کیا۔ پادری۔ اے۔ جیکب صاحب پر خدا کا فضل ہوا کہ اتنے عرصہ تک ایسی نیک سیرت کے ساتھ رہے۔ پھر صاحب موصوف نے آسمانی یروشلم اور ان کی خوبیاں بیان فرمائیں۔ مکاشفات (باب ۲۱) جنازہ کے ہمراہ بہت سے لوگ مغموم خاطر ذکر اذکار میت مرحومہ کرتے ہوئے قبرستان تک گئے۔ دفن کی ترتیب ڈاکٹر۔ ایچ۔ فنسل صاحب نے ادا کی۔ چنانچہ پادری بینٹ صاحب بھی وہاں موجود تھے۔ پس کلمات برکات سے غمزدہ جماعت کو رخصت کیا۔ بیشک جو خداوند میں ہوکر مرتے ہیں مبارک ہیں جیسا کہ ہم پڑھتے ہیں۔ میں نے آسمان سے ایک آواز سُنی۔ جو مجھ سے کہتی تھی کہ لکھ مبارک وہ جو خداوند میں ہوکر مرتے ہیں۔ روح کہتی ہی کہ ہاں کیونکہ وہ اپنی محنتوں سے آرام پاتے ہیں۔ خدائے قادر میت مرحومہ پر رحم نازل فرمائے اور اس کے عزیزوں کو تسلی تشفی و صبر عطا فرمائے۔ فقط ؎

الراقم

عیسیٰ داس

منصوری لنڈور

⁘ ⁘

⁘

مرثیہ در وفات مسز میری جیکب صاحبہ

شور و غل کیسا مچا ہے یاالٰہی کیا ہوا
بیکسی چھائی ہوئی ہے چارسو باعث ہے کیا
رو رہا ہے اس طرح سے کیوں ہر اک چھوٹا بڑا
یا خدا دل پر ہر اک کے کیسا یہہ صدمہ پڑا
مر گئی ہے کون عالیجاہ یہہ عفت مآب
رنج و غم میں جس کے یہہ حالت ہے اور یہہ اضطراب
ریورنڈ جیکب کے دل پر سخت ہے رنج و الم
ڈھا دیا افلاک نے کیسا یہہ اب ہائے ستم
جس کو دیکھو ہو رہا ہے مبتلائے رنج و غم
جس سے پوچھو کہہ رہا ہے آج یوں وہ باالم
کیا ہی سنور تھا یہہ گھر کیسا ہوا تاراج ہے
لُٹ گیا عیش و طرب ماتم کا گھر یہہ آج ہے
چھوٹے بچوں کو بھی ہے افسوس بس حد سے سوا
مبتلا سکتے میں کوئی اور کوئی رو رہا ہو
غم سے ہے خاموش کوئی شکر خالق کر رہا
درد دل سے آہ بھر کے کوئی ہے یہہ کہہ رہا
کر دیا بادِ خزاں نے ہائے ہم کو پائمال
یاالٰہی آ پڑا اک دم کہاں سے یہہ وبال
یہہ جنازہ جا رہا ہے کس کا یوں با عز و شان
ریورنڈ جیکب جو ہیں ہمراہ با آہ و فغان
خانداں کے لوگ سارے ہو رہے ہیں نیم جان
ابرِ غم کا چھا رہا ہے سر پہ سب کے سائبان
یہہ جنازہ اس مہ و خور انجم کوکب کا ہے؛
یہہ جنازہ تو مسز میری جیکب کا ہے؛
اٹھ گئی کیسی جہاں سے آج یوں وہ ہائے ہائے
ہے تعجب اس طرح سے ناگہانی موت آئے
رنج و غم سے کیوں نہ ہر اک اس طرح آنسو بہائے
رہنیوالی ساتھ کی جب قبر کے کونے میں جائے
کام تیرا کب کسی کے دل کو بھایا ای اجل
خلق میں بدنام ہے بس تجھ کو پایا ای اجل
اسکی وہ صورت وہ سیرت اور جوانی واہ واہ
اسکی باتوقیر ساری زندگانی واہ واہ
خلق میں جس کا نہ تھا کوئی بھی ثانی واہ واہ
اسکو تو نے کر دیا ای موت فانی واہ واہ
ہاتھ میں کیا تیرے آیا سچ بتا تو ای اجل
کر دیا دنیا سے جو معدوم اسکو ای اجل
حسرتا گذرے نہیں تھے یاں ابھی تک تین سال
اور نہ زیادہ کچھ ہوا تھا انکا ایسا سن و سال
خلق میں مشہور تھا مرحومہ کا خلق و جمال
خانداں کے لوگ سارے ہو رہے تھے بس نہال
موت نے ایسا کیا یا نسے اُسے معدوم ہے
کل جو تھی زندہ سلامت آج وہ مرحوم ہے
سانحہ ایسا ہے یہہ کیونکر نہ ہمکو یاد آئے
کون سا ایسا بشر ہے جن کے نہ آنسو بہائے
حکم ربی ہے کسی کو موت سے کیونکر بچائے
اسلئے مجبوری اختر رہتی ہے سر کو جھکائے
وہی مالک ہے کرے جو چاہے بس اک آن میں
دخل اسکی کب کسی کو ہے بھلا کچھ شان میں
خانداں والونکو مرحومہ کے ای ربِ غفور
صبر کی پونجی عطا کر غیب سے تو بالضرور
ریورنڈ جیکب کے ہو دل سے الٰہی رنج دور
کلفت و کاہش سے سینہ صاف ہو وے مثل نور
سایۂ الطاف عیسیٰ حامی اس دلبر کا ہو؛
جنت الفردوس حصہ اس مہرِ انور کا ہو؛

راقم

ایم۔ اے۔ کے۔ اختر

انتقال پُر ملال

واقعہ ۹ نومبر ۹۹ء کو جناب پادری لاٹل صاحب مشنری یو۔ پی۔ مشن پسرور اس جہان فانی سے انتقال کر گئے۔ خداوند ان کے پس ماندوں یعنے بیمار میم صاحبہ اور پیاری مس صاحبہ کو تسلی بخشے ؀

راقم اسمٰعیل خاں اٹل۔ از جہلم

غزل

مسیحا پہ یہہ جان و دل بھی فدا ہے
کہ وہ ایک قدوس ابنِ خدا ہے؛
جو ابنِ خدا اُن کے ہیں شور کرتے
نہیں جانتے ہیں کہ کیا مدعا ہے؛
خدا پاک ہے روح ہے پاک اس کی
اُسی روح کا اس پہ عقدہ کھلا ہے
یہی روحِ حق جبکہ مریم پہ اُتری
مسیحا کا قالب اسی سے بنا ہے
وہی روحِ حق ہے خدا کا ہے بیٹا
مقدس کتابوں میں دیکھا سنا ہے
ہوا اسلئے وہ جہاں کا کفارہ
کہ مصلوب ہو کر بہت دکھ سہا ہے
ملا باپ سے آسماں پر خوشی سے
وہ مردوں سے جب تیسرے دن جیا ہے
زمیں آسماں بادشاہت ہے اس کی
خدا کے جو دہنے کا رتبہ ملا ہے
زباں پہ رہے کلمہ عیسیٰ مسیح کا
خدا سے یہی ای سعید اب دعا ہے

راقم محمد سعید

مسیح کی تعلیم

بقیہ دسواں باب

مسیح کی تعلیم اپنی ہی موت کی بابت

اب مسیح کی موت کے بیان میں جتنا ہم نے دریافت کیا کوئی نرالی بات نہیں آئی جو عقل کے خلاف ہو۔ لیکن سب باتیں انسان کی تجربہ کاری اور کاروبار کے عام قاعدوں کے ساتھ موافقت رکھتے ہیں ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس کی زندگی اور موت قربانی کا کامل اور جلالی نمونہ ہے جس میں فیض رسانی کی ساری قوتیں پائی جاتی ہیں اور مسیح کی قربانی سے اس قانون یعنے "اپنے تئیں قربان کرنے" کی حقیقت اور تاثیر پورا ثبوت پائی ہے ؛

لیکن جب مسیح کی قربانی کا وقت نزدیک آپہنچا وہ کبھی کبھی ایسی باتیں بولتا تھا جن سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس کے دل میں اپنی موت کا ایک اور معنے اور قدرت تھی جو سب اور دیندار آدمیوں کی موت میں جو شہید ہوئے موجود نہیں ہے۔ مثلاً مسیح یوں کہتا ہے کہ (متی ۲۰: ۲۸) "چنانچہ ابنِ آدم بھی اس لئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتیروں کے لئے فدیہ میں دے" اس سے پہلے اس نے یہہ بھی کہا کہ (لوقا ۱۹: ۱۰) "کیونکہ ابنِ آیا ہے کہ کھوئے ہوئے کو ڈھونڈے اور بچاوے"۔ اور چھڑانے کی تدبیر یہہ تھی کہ وہ دوسروں کی جان کے بدلے میں اپنی جان دیوے۔ ٹھیک ترجمہ ایسا ہے کہ بہتیروں کے عوض میں اپنی جان فدیہ میں دے" جب مسیح "فدیہ" کا لفظ کام میں لایا تو سننے والے "فدیہ" کا مطلب بخوبی سمجھتے تھے۔ غلامی یا سزا کے حکم سے رہائی کی قیمت سبھوں کے خیال میں "فدیہ" سمجھی جاتی تھی۔ اور ہم کچھ شک نہیں کر سکتے ہیں کہ وہ غلامی یا سزا کے حکم سے خلاصی حاصل کرنی گناہ کی غلامی تھی اور مسیح کی سمجھ میں اس رہائی کی قیمت کے لئے اس کی موت کافی تھی۔ یہودیوں کے بیچ میں "فدیہ" لفظ کے معمولی معنے خروج کی کتاب ۳۰ باب ۱۱ و ۱۶ آیتوں میں ملتا ہے ہم پڑھتے ہیں کہ ہر ایک جان کے لئے جو کوئی شمار کئے ہوؤں میں شامل اور جس کا نام لکھا گیا فدیہ دینا پڑتا تھا کہ "ہر مرد اپنی جان کا خداوند کے لئے فدیہ دے"۔ مسیح اپنی جان نذر کرنے میں ایسا فدیہ دینے کا دعویٰ کرتا تھا اور یقین ہے کہ اس کے سننے والے اسی طرح سے اس کے دعویٰ کو سمجھتے تھے ؛

پھر مسیح نے اپنی جان فدیہ میں دینا خوشی سے قبول کیا (یوحنا ۱۰: ۱۵-۱۸) "میں بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہوں . . . . . کوئی شخص اسے مجھ سے نہیں لیتا۔ پر میں اسے آپ سے دیتا ہوں"۔ اسی تعلیم کی بنیاد پر پولوس رسول اور دوسرے رسول اس طور سے لکھتے ہیں۔ رومیوں ۳: ۲۴۔ "اس مخلصی کے سبب جو مسیح یسوع ہے" اور (۱ قرنتی ۶: ۲۰) "کیونکہ تم داموں سے خریدے گئے" اور پہلے پطرس ۱: ۱۸-۱۹) "اور خلاصی جو تم نے پائی . . . . مسیح کے بیش قیمت لہو کے سبب ہوئی"۔ اور سارے مسیحی اس بنیادی تعلیم جو مسیح سے ملی مسیح کو Redeemer (چھڑانے والا) کہتے ہیں اور اطمینان رکھتے ہیں کہ اس کی موت میں ایسی تاثیر ہے جو گناہ سے ہمیں آزاد کر دیتی ہے اور جو سب دوسرے پاک شہیدوں کے اقرار میں نہیں پائی جاتی ہے (۲) اب ہم اس بات کے ثبوت میں مسیح کی ایک اور تعلیم پیش کرتے ہیں جس سے اس کی موت کی قدر اور قدرت اور معنے زیادہ صفائی کے ساتھ سمجھ میں آویں۔ جب مسیح عشائے ربانی مقرر کرتا تھا اور جس وقت ان کو پیالہ دیتا تھا وہ بولا کہ (لوقا ۲۲: ۲۰) "یہہ پیالہ میرے لہو سے جو تمہارے واسطے بہایا جاتا ہے ایک نیا عہد ہے" اور (متی ۲۶: ۲۸) "کیونکہ یہہ میرا لہو ہے یعنے نئے عہد کا لہو جو بہتوں کے گناہوں کی معافی کے لئے بہایا جاتا ہے"۔

مسیح کے شاگرد "نئے عہد" کا ذکر سننے سے اگر اس وقت تعجب کرتے تھے تو بھی "نئے عہد" کے مطلب سے واقف کار تھے کیونکہ یرمیاہ نبی کی پیشین گوئی میں نئے عہد کا وعدہ تھا۔ جیسا یرمیاہ ۳۱: ۳۱۔ "دیکھو وہ دن آتے ہیں خداوند کہتا ہے کہ میں اسرائیل کے گھرانے یہوداہ کے گھرانے کے ساتھ نیا عہد باندھونگا" اور پھر یہی لفظ "نئے عہد کا لہو" پہلے عہد کی طرف ان کے خیال متوجہ کرتا تھا۔ کیونکہ پہلا عہد لہو سے مستقیم کیا گیا۔ دیکھو خروج ۲۴: ۶-۸۔ جس میں ہم پڑھتے ہیں کہ انہوں نے سوختنی قربانیاں چڑھائیں اور آدھا خون قربانگاہ اور آدھا لوگوں پر چھڑکا گیا۔ اور جیسا خون کا چھڑکنا عہد باندھنے کا نشان تھا ویسے ہی مسیح کے ہاتھ سے پیالہ لینا اور پینا شاگردوں کے لئے اس نئے عہد کو قبول کرنے اور اس میں شریک ہونے کی مہر تھی ؛

باقی

آیندہ

بقیہ

اثبات ناطق

باب چہارم

تو بھی ہم اُسے معجزہ کا آفتاب نہیں کہتے اور نہ خدا اپنے کلام کی صداقت کے لئے سورج کا محتاج ہے۔ قوس قزح اس بات کا نشان کہلاتا ہے کہ خدا نے نوح سے وعدہ کیا کہ اب دنیا کو پھر پانی سے ہلاک نہ کرونگا۔ تو بھی ہم اس کو معجزہ نہیں کہتے کیونکہ وہ فطرت کے عام قاعدوں کے دائروں سے باہر نہیں۔ فطرت کے عام فعل حیرت انگیز ہیں نہ کہ معجزانہ۔ کیونکہ وہ کسی مقرری قوانین کے پابند ہیں۔ انسان کے تمام کام عقلی قوت پر مبنی ہیں تاہم بہت عجیب ہیں لیکن معجزانہ نہیں کیونکہ وہ مقرری قوانین دلی اور مادی پر موقوف ہیں۔ لیکن معجزہ جس کی غرض خدا کی قدرت ظاہر کرنی ہی ضرور ہے کہ قوانین دلی اور مادی سے سبقت لے جائے۔ اب یہہ سوال جو کہ اکثر معترض کیا کرتے ہیں یعنے کہ معجزہ قانون فطرت میں مانع ہوتا ہے اس کے جواب میں ہم یہہ کہتے ہیں کہ ضرور ہے کہ قادر جزو و کل خدا کبھی کبھی اپنی غیر محدود قدرت کے اظہار میں عام قاعدہ فطرت سے زاید کرے ورنہ تمام خلقت مثل ایک مشین کے ہو جاویگی جو سوا اس معمولی یا مقرری کام کے جس کے لئے وہ بنائی گئی ہے کچھ بھی زاید نہیں کر سکتی اور نہ اس کے بنانے والے میں یہہ قدرت ہے کہ اس سے کچھ بھی زاید کام کرائے۔ فرض کرو کہ ایک وحشی دہقان نے پہلے پہل انجن کو دیکھا کہ کیسے زور و شور سے ریل کی سڑک پر چلا جا رہا ہے وہ حیرت زدہ ہو کر دیکھتے دیکھتے گھبرا کر اسکو سجدہ کرنے کو جھکیگا تو تم یقیناً اسکو منع کروگے اور بتلاؤگے کہ اے بے وقوف یہہ خدا نہیں بلکہ محض ایک کل ہے جو صرف ایک قواعد کے مطابق کام کرتی ہے اور یہہ ریل کی سڑکیں جو تم دیکھتے ہو اس کی حد ہیں۔ وہ اسکو دیکھکر ایسا متحیر ہو رہا ہے کہ کسی طرح قایل ہی نہیں ہوتا اور نہ تمہاری بات کا یقین کرتا ہے۔ اب تم اسکو بتلاؤ کہ ڈرائیور کا اسپر کتنا اختیار ہے چاہے اسکو آگے بڑھائے چاہے اسکو پیچھے ہٹائے اور پھر اس کو یہہ بھی دکھلاؤ کہ بغیر آگ و پانی کے وہ بالکل چل ہی نہیں سکتا۔ اب البتہ وہ مان جاویگا کہ حقیقت میں یہہ فقط ایک کل ہے۔ علیٰ ہذا دنیاوی تمام کارخانہ بھی ویسا ہی ہے اور صاف ظاہر ہے کہ وہ کما حقہٗ ایک خالق کے قبضۂ قدرت میں ہے جسکی قدرت غیر محدود ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ معجزہ قانون فطرت کے خلاف ہے لیکن ہرگز ایسا نہیں۔ مثلاً گیا جب انجن پیچھے ہٹتا یا اپنی سڑک تبدیل کرتا ہے تو اپنی خاص صفت "آگے بڑھنے" کی مخالفت کرتا ہے ہرگز نہیں بلکہ ہر حالت میں انجن اپنے ڈرائیور کا حکم یا جو اسکی مرضی ہوتی بجا لاتا ہے۔ اسیطرح معجزہ بھی ہماری نظروں میں قانون فطرت کے خلاف ہے لیکن حقیقت میں ایک قادر مطلق حاکم کے نادیدنی احکام یا قانون ہیں۔

لو کرڈائر ایک فرانسیسی عالم اس زمانے کے ان لوگوں پر جنکا یہہ قول ہے کہ خدا مجبور ہے قانون فطرت کے خلاف کر ہی نہیں سکتا انکی کوتاہ اندیشی پر مذاق کر کے یوں لکھتا ہے کہ بالفرض اگر شہر پیرس کے کسی کوچہ سے ایک مصیبت زدہ عورت خدا کو اپنی مدد کے لئے پکارے اور خدا اسکو یہہ جواب دے کہ میں بڑی خوشی سے تمہاری مدد کرتا لیکن کیا کروں مجبور ہوں کیونکہ میں نے ہر چیز کا ایک قانون مقرر کر کے اپنے کو بالکل محدود کر دیا ہے۔ دعا سے کچھ حاصل نہیں تم صرف انتظام قانون کی تابعداری کرو۔ ایک اور مثال قابل تحریر ہے یعنے بڑی گھڑی کیلیے یہہ مقرری قانون ہے کہ وہ کوکی جاوے اور اسکی سوئیاں دہنے سے بائیں کو گھوما کریں۔ لیکن جب میں یہہ دیکھوں کہ گھڑی بہت تیز چلتی ہے تو میں اس کی سوئی کو الٹا چلاتا ہوں تو کیا اس کرنیسے میں نے اس قانون کے خلاف کیا ہرگز نہیں کیونکہ خود گھڑی اپنا وقت درست کرنیکے لئے اپنی سوئی الٹی نہیں گھما سکتی بلکہ ایک ذی اختیار کی محتاج ہے۔ ویسا ہی معجزہ کرنے کیلیے بھی حاکم اعلیٰ کی ضرورت ہے اور جسطرح کہ بڑی سوئی کے پیچھے ہٹانیسے چھوٹی سوئی یا لمبے کی سوئی یا پہیو میں کسی طرح کا ہرج واقعہ نہیں ہوتا۔ اسیطرح جب خدا معجزہ کرنے میں اپنا الہی ہاتھ ڈالتا تو فطرت کی دوسری حرکتوں میں کچھ بھی خلل واقعہ نہیں ہوتا۔ دویم جب دلیل بالا سے یہہ ثابت ہو چکا کہ معجزہ دائرہ امکان میں ہے تو یقین ہے کہ وہ قریب الفہم بھی ہوگا۔ تاہم یہہ دو تو باتیں لازم و ملزوم ہیں بلکہ بہت سی باتیں ممکن ہیں پر معقول نہیں۔ خدا بیشمار باتیں اپنے اختیار سے کر سکتا ہے لیکن کبھی کبھی بے وجہ نہیں کرتا۔ پر اگر معجزہ سے کوئی بہتر نتیجہ پیدا ہو تو ضرور خدا اسکو اپنی قدرت سے آشکارا کریگا۔ دنیا پر غور کرنیسے خدا کی عجیب حکمت نمایاں ہوتی ہے مثلاً جہاں کہیں گڑھا یا پیالی ہے تو اس حلق کے پورا کرنیکو ضرور وہاں ایک گولی قلمی ضرور ہے۔ ایک زمانہ گذرا جبکہ اہل نجوم میں سے ایک مشہور منجم و سیاح بنام ہمبولڈ (Humboldt) صاحب نے معہ اور چند عالموں کے جب یہہ دریافت کیا کہ تمام سیارے اور جمیع اجرام فلکی باہم ملجانیکی کوشش کرتے ہیں اور روز بروز نزدیک ہوتے جاتے ہیں تب وہ لوگ بہت گھبرائے کہ اب عنقریب تمام تمام دنیا جل بھنکر خاک سیاہ ہو جاویگی۔ لیکن چند عرصہ بعد Lagrange صاحب جو اس فن میں بہت ہی طاق تھے انہوں نے بتلایا کہ ہرگز ایسا ممکن نہیں بلکہ یہہ سیارے بجنسہ پنڈلم کی مانند ہیں جو کبھی اپنی حد سے نہیں گذر سکتے بلکہ ایک مقرری دایرہ میں آیا جایا کرتے ہیں دیکھو کیسا عظیم انتظام خلقت ہے کہ کوئی چیز ایک ذرہ بھی اپنی حد سے نہیں گذرتی۔ اسیطرح روحانی دنیا

ضرور ہے کہ وہاں خدا بھی ہوگا۔ یہہ حقیقتاً ایک راز ہے گویا دریا کو کوزہ میں بند کرنا ہے ❊

بقیہ

کرم مارگ

حاصل کلام

اگر موت اس زندگی کا آخر ہو تو زندگی کا معما لاحل جیسے کا تیسا ہی رہتا ہے۔ سو ہم۔ ہم خدا کی خلقت ہیں۔ ایک مقصد کو دیکھتے ہیں۔ خدا نے ہر ایک شے کو خاص خاص مقصد کے لئے پیدا کیا ہے۔ ہم انسان کو اشرف المخلوقات کہتے ہیں۔ حقیر ترین کیڑے مثلاً مور وملخ کی زندگی کا بھی کچھ نہ کچھ موضوع ہے تو کیا انسان اشرف المخلوقات کی زندگی کا کوئی موضوع نہیں؟ اگر صرف کھانا پینا اور دنیاوی معاملات میں زندگی کی آخرت ہو تو انسانی زندگی بے مطلب ہو جاتی ہے۔ لاحاصل خواب کی طرح ہو جاتی ہے۔ اس لئے ہم کو ماننا پڑتا ہے کہ انسان کی زندگی لاحاصل اور بلا غرض نہیں ہے۔ اس کی زندگی کا مقصد اس دنیا میں شاید کچھ حصہ پورا ہوتا ہے۔ لیکن زیادہ آئندہ کے واسطے ناکامل رہ جاتا ہے۔ سو موت زندگی کا خاتمہ نہیں ہے بلکہ اسکے بعد بھی زندگی رہتی ہے

پس ثابت ہوا ۱ے جیو اور برہم ایک نہیں۔ ۲ے جیو کا ابتدا ہے ۳ے جیو کی انتہا نہیں۔ ہم اس دنیا میں ابتدا لیکر پیدا ہوئے ہیں۔ ہم کو تھوڑی مدت یہاں رہنا پڑیگا بعد ازاں ابدیت موجودہ زندگی میں ہمکو ابدی زندگی کے واسطے تیار ہونا ہے

ایک شے کو ہم دنیاوی زندگی میں محسوس کرتے ہیں جس کا نام گناہ ہے۔ ہر ملک ہر قوم کے لوگوں نے اس کو معلوم کیا ہے۔ ویدک رشیوں نے اپنے کو گنہگار قرار دیا۔ مایا مارگی نے جس زبان سے کہا کہ نہ پاپ ہے نہ پُن ہے پھر اس ہی زبان سے اپنا پاپ مان لیا نہیں تو کیوں باپ کے پھل بھوگنے کے لئے آواگون تصور کرتا ہے۔ زمانہ حال کے بت پرست تو اپنے تئیں پاپی مانتے ہی ہیں

پس گناہ کی ہستی کا یقین ایک عالمگیر یقین ہے کیونکہ ہر شخص اپنی زندگی میں اس کا تجربہ کرتا ہے۔ اس عالم میں ایسا کوئی بشر پیدا نہیں ہوا جس نے گناہ کا تجربہ نہیں کیا۔ گناہ کہاں سے آیا ہے؟

دنیا کے فیلسوفوں نے اپنی عقل سے اس معما کو حل کرنے کی بہت کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہوئے نیک خدا کی سلطنت میں گناہ کی آمد کیونکر ہوئی یہہ معما انسان کی محدود عقل کے سامنے ہمیشہ بند ہی رہیگا

لیکن تو بھی گناہ کی ہستی ایک حقیقی شے ہے۔ گناہ کی ہستی کا کوئی انکار نہیں کرتا۔ انکار کر نہیں سکتا۔ ہم اگر فیلسوفی سے گناہ کا نمت کارن یعنے علتِ فاعلی نہ بھی دکھا سکیں تو بھی گناہ کس طرح بنی نوع انسان میں داخل ہوا۔ اس کا تواریخی بھید کسی قدر بیان کر سکتے ہیں۔ ہم نے اس مضمون کے ابتدا ہی میں ذکر کیا ہے کہ بائبل میں پیدایش کی کتاب کھولتے ہی ہم اپنے پہلے والدین کی برگشتگی اور زوال کا بیان پڑھتے ہیں۔ اس نوشتہ کو ہم الہامی نوشتہ سمجھتے ہیں۔ ان واقعات کو سچّے واقعات مانتے ہیں۔ آیا وہ بیان کسی خاص واقعات کا تمثیلی بیان ہے یا نہیں اس بحث میں داخل ہونا ہمارا مقصد نہیں ہے وہ تمثیلی بیان ہو یا حقیقی ماجرہ ہو۔ ہم اتنا جانتے ہیں ہمارے پہلے والدین نے شیطان نامے گناہ کے شخص کے بہکانے سے پہلا گناہ کیا۔ تب سے انسان پشت در پشت گناہ کرتے آتے ہیں

شاید کوئی کہے گناہ تو کیا ہمارے والدین نے اور اس کے نتائج ہم بھوگتے ہیں۔ اس کے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ اگر ہم یہہ نہ بھی سمجھ سکیں کہ یہہ انصاف حق ہے یا ناحق تو بھی ہم ایسا ایک قانون فرد بشر میں دیکھتے ہیں۔ مثلاً باپ اگر بدچلن شرابی ہو۔ قرضدار ہو تو اولاد کو تکلیف ملتی ہے باپ نے قرض لیا محتاجی کو خلق کیا لیکن اولاد کو دکھ بھوگنا پڑا۔ اولاد نے خود تو قرض نہیں لیا۔ تو کیوں وہ قرض کے نتیجے کو بھوگتے ہیں۔ پھر والدین کے خاص خاص امراض اولاد کو کیوں لگتے ہیں۔ والدین کے کرم پھل اولاد کیوں چکھتی ہے۔ اگر اس بھید کو سمجھ سکتے ہو تو ضرور بالضرور یہہ بھی سمجھوگے کہ ہمارے پہلے والدین کا گناہ کس طرح ہمارے درمیان بطور موروث کے آیا۔ والد اگر نیک ہو تو اولاد آرام میں رہتی ہے۔ والد اگر بد ہو تو اولاد کے دکھ کی انتہا نہیں رہتی۔ راجہ اگر نیک ہو تو پرجا کو سکھ ہوتا ہے۔ راجہ اگر بد ہو تو رعیت کو بہت ہی دکھ ہوتا ہے۔ ہماری انگریزی گورنمنٹ نے برہما دیس کو فتح کیا۔ لیکن انکم ٹیکس ہم کو دینا پڑا۔ راجہ کے خاص اعمال کے سبب رعیت کو کیوں دکھ اٹھانا پڑتا ہے۔ اس کا جواب یہہ ہے کہ بنی نوع انسان میں نیابت نامے ایک قدرتی قانون ہے نائب (Representative) کے کام کے نتائج ان کو ملتے ہیں جن کا وہ نائب ہوتا ہے۔ والدین اولاد کے راجہ رعیت کا قائم مقام ہو کر کام کرتا ہے۔ لہذا والدین کے کام کی اولاد اور راجہ کے کام کی رعیت ذمہ وار ہوتی ہیں۔ بسبب اس قانون کے کل بنی آدم ہمارے پہلے والدین کے کام کے ذمہ وار ہوئے۔ جلسہ کانگریس میں ہمارے نائبان حاضر ہو کر جو کچھ کرتے ہیں وہ گویا کل ہندوستان کے باشندوں کے لئے کیا جاتا ہے۔ ان چند اشخاص کے کام کی برائی یا بھلائی کل باشندوں کو ملتی ہے۔ نہ صرف پشت موجودہ کے واسطے۔ بلکہ پشت آئندہ کے لئے ان کی برائی اور

بھلائی کے نتایج جمع ہوتے ہیں۔ ہندوستان کے کل باشندے خود جلسۂ کانگریس جمع نہیں ہوتے ہماری آیندہ پشت بھی اس میں شریک نہیں تو بھی چند اشخاص جو کچھ کرتے ہیں سو ہم سبھوں کا اور آیندہ پشت کا پولٹیکل کام ہوتا ہی۔ راجہ کرشن چندر اور اس کے ساتھیوں نے سلطنت محمدی کو برباد کرنے کے لئے کلائیو کے بلانے کی جو بندش کی تھی۔ اگرچہ ہم خود اس زمانہ میں پیدا بھی نہیں ہوئے تھے تو بھی بہ سبب اس قانونِ نیابت کے ہم اس بندش میں شریک تھے۔ اس لئے کلائیو کو بلانے سے ہندوستان کو جو فایدہ یا نقصان پہنچا ہی ہم اس فایدے یا نقصان کے نتایج کو بھوگ رہے ہیں۔ سو بسبب اس ہی قانون کے باغ عدن میں ہمارے پہلے والدین نے جو نافرمانی کی تھی اسمیں ہم بھی شریک تھے۔ ہم بیشک خود اپنے وجود سمیت وہاں حاضر نہیں تھے۔ لیکن ہم اپنے قایمقام نائب کے وسیلے وہاں حاضر تھے ہمارے پہلے والدین ہمارے قایم مقام تھے۔ اسلئے انکے گناہ سے ہم بھی گنہگار ہوئے؛

اس تشریح کے سوا ہمارے گناہوں کی اور کوئی معطمین تشریح نہیں ہو سکتی ہی۔ خیر تم جیسی چاہو ویسی تشریح کرو۔ پر اس بات سے انکار نہیں کر سکتے کہ انسان گنہگار ہی۔ اب بات یہہ ہی کہ اگر گناہ ہی تو گناہ کی سزا بھی ہی۔ اس سزا کا نیچر کیسا ہی۔ یہہ بات ذرا قابل غور ہی۔ ہم سب اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ خدا گناہ سے بری ہی۔ الیشور شدھ اور پوتر سروپ ہی اور اس الیشور کی صحبت میں رہنا سب سے اعلیٰ خوشی ہی جیسا کہ اپنشد کے رشیوں نے کہا۔

रसोवैसः। रसं ह्येवायं लब्ध्वानन्दी भवति ॥

یعنے وہ رس سروپ ہی۔ اس رس سروپ برہم کو پاکر جیو خوش ہوتا ہی۔

यो वै भूमा तत् सुखं नाल्पे सुख मस्ति। भूमैव सुखं॥

یعنے جو اعلیٰ ہی وہی سکھ سروپ ہی۔ تھوڑے میں سکھ نہیں۔ اعلیٰ الیشور ہیں سکھ کا منبع ہی۔ سو اس ہی کی صحبت میں حقیقی سکھ ہی۔ ہمیشہ اس کی صحبت میں رہنا ہی بہشتی آرام ہی۔ اس سے جدائی ہی سب سے بڑھکر دکھ ہی۔ اور اس سے ہمیشہ کی جدائی ابدی عذاب ہی؛

الیشور پاپ رہت گناہ سے بری ہی۔ جب تک اس کی مانند گناہ سے بری نہیں ہو سکتے۔ تب تک اس کی صحبت حاصل کرنا ناممکن ہی۔ جیسا ذرا سی تاریکی روشنی کے پاس نہیں رہتی۔ اسی طرح ذرا بھی گناہ اس شدھ۔ پوتر۔ الیشور کے نزدیک داخل نہیں ہو سکتا۔ تاریکی آپ ہی روشنی کے پاس سے بھاگتی ہی۔ گناہ بھی ویسے ہی لامحدود روشنی یعنے خدا کی حضوری سے خود ہی بھاگتا ہی۔ اب ذرا خیال کرو۔ اگر انسان میں ذرا بھی گناہ ہو وہ کیونکر خدائے پاک کی حضوری میں جا سکتا ہی۔ خدا اگر گنہگار کو اپنے پاس آنے کی اجازت بھی دیوے تو بھی وہ اس کی حضوری میں کھڑا نہیں رہ سکتا۔ وہ اس سے دور رہنا ہی پسند کرتا ہی۔ پس اگر ذرا بھی گناہ ہو تو بھی انسان پاک بہشت کے لایق نہیں ٹھہر سکتا ہی۔ بہشت میں داخل ہونے سے پیشتر ان کو بیگناہ ہونا پڑیگا۔ کسی پاکیزگی کے پانی میں نہا کر اپنے گناہ کے داغوں کو دھونا پڑیگا نہیں تو آسمان کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند رہیگا؛

اب ہم اپنے اصلی مطلب پر آتے ہیں۔ آیا انسان اپنے کرم سے بیگناہ ہو سکتا ہی یا نہیں؛

ہم کہتے ہیں کہ نہیں۔ ہم نے آواگون کے بیان میں دکھایا ہی کہ انسان کی ابدی زندگی کا ہر ایک لمحہ نیک ہونا چاہئے۔ اگر ایک لمحہ بھی تم گناہ کرو تو جب تک تمہارے پاس "ابدیت +۱" لمحہ نہ ہو تب تم اپنی نیکی سے اس گناہ کا کفارہ نہیں کر سکتے ہو۔

اب بتاؤ تم نے جو زندگی میں ہزار ہا کروڑ ہا گناہ کئے۔ بدی کی۔ اس گناہ اور بدی کو کیونکر مٹا سکتے ہو۔ ویدک رسمی اعمال سے گناہ مٹ نہیں سکتا کیونکہ ۱ جن دیوتاؤں کے لئے رسومات ادا کی جاتی ہیں وہ سب کے سب قوتِ نیچر ہیں۔ نیچر کی قوتیں دیوتے فرض کئے گئے ہیں سو دیوتا کوئی ہی نہیں۔ اندر، درون وغیرہ بادل بارش وغیرہ کی طاقتیں ہیں۔ وہ طاقتیں خدا نہیں ہیں۔ بلکہ خدا وہ ہی جس نے ان طاقتوں کو اُن کے کام کے واسطے مقرر کیا ہی۔ پس اصل خدا کو چھوڑ کر فرضی دیوتاؤں کی پرستش سے گناہ نہیں مٹ سکتا۔ دوئم اگر دیوتے سچ بھی ہوتے۔ قربانی وغیرہ رسمی اعمال سے گناہ تو بھی نہیں مٹتا۔ ہم نے پہلے یہہ دکھایا ہی کہ رشی لوگ دیوتاؤں کو خوش رکھنے کے لئے قربانی وغیرہ چڑھاتے تھے۔ دیوتاؤں کو قربانی کے وسیلے سے غذا دیتے تھے۔ اگر کوئی چوری کرکے مجھ کو دس روپیہ کھانے کیلئے دیوے تو کیا میں اس کی چوری کو معاف کر سکتا ہوں۔ وہ دس روپئے تو رشوت ہیں۔ دیوتاؤں کو راشی بنانا محض دیوتاؤں کو حیوانیت میں اُتار دینا ہی۔ لہٰذا ویدک قربانی وغیرہ رسمی اعمال سے گناہ دور نہیں ہو سکتا؛

باقی آیندہ

واقعات اور رائیں

جیسا کہ پہلے ظاہر کیا گیا تھا ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ نومبر کو لودیانہ کے گرجاگھر میں پنجاب سنڈے سکول یونین کی کنونیشن منعقد ہوئی۔ پنجاب کے دیگر مقامات سے بہت سے ڈیلگیٹ تشریف لائے۔ جلسہ بڑی کامیابی کے ساتھ ختم ہوا ان جلسوں میں سنڈے سکول کے اُستادوں کی خاصیتوں تیاری اور پڑہائی وغیرہ کے طریقوں پر غور کیا گیا۔ اس بات پر زور دیا گیا کہ ہر ایک سنڈے سکول میں لائبریری کا ہونا ضروری ہے۔ ڈاکٹر ویری صاحب نے اس قسم کی لائبریری کے لئے پچاس کتابوں کی فہرست پیش کی اور بتلایا کہ یہہ کتابیں ایک ہی قد کی جلدوں میں باندھکر ہر ایک سنڈے سکول کی لائبریری میں ہونا ضروری ہے۔ اس میں بچوں کے لئے مفید کہانیوں سوانح عمری۔ تمثیل وغیرہ کی کتابیں ہیں۔ پادری آر برجز صاحب نے ایک ایسے کارڈ کی ضرورت کو ظاہر کیا جسکے ایک طرف اُس ہفتے کے سنڈے سکول کے متعلق ایک تصویر معہ سُنہلی آیت اور دوسری طرف اُس تصویر کا مختصر بیان اور اگر جگہ ہو تو سبق کے متعلق چند سوالات بھی ہوں۔ مناسب ہے کہ ہر ہفتہ یہہ کارڈ ایک ایک طالب علم کو دیا جاوے۔ اسکی قیمت ۱۲ فی ہزار رکھی گئی ہے محصول ڈاک علیحدہ دینا پڑیگا۔ ہر ایک سنڈے سکول کو اسکی بہت سی کاپیاں منگوانا چاہئے +

اتوار کی صبح کو مشن سکول اور کلیسیا کے سنڈے سکولوں کے طریقے سے ڈیلگیٹوں نے بہت فائدہ اُٹھایا۔ مسٹر وائکی نے جو کلیسیا کے سنڈے سکول کے سپرنڈنٹ ہیں تختہ سیاہ پر نہایت ہی عمدہ تصویر بنا کر سبق کی تشریح کی اور بتلایا کہ اس سبق میں ایک نمونے کے سنڈے سکول کا ذکر ہے۔

اس کنونیشن کے متعلق ہم صرف اس بیان پر اکتفا کرتے ہیں اور اپنے ناظرین کو جتلانا چاہتے ہیں کہ اس کنونیشن کی مفصل رپورٹ علیحدہ کتاب کی صورت میں شایع کیجائیگی اور پنجاب کے ہر ایک سنڈے سکول میں تقسیم کی جاویگی +

میتھوڈسٹ مشن کی بہوٹ سرکٹ میں جو تبت کے نزدیک ہیں مشنری تو سلیف سپورٹنگ پہلے سے ہی ہیں مگر اب انتظام ہو رہا ہے کہ سب بیبل ریڈر بھی سلیف سپورٹنگ ہو جاویں۔ مبارک! مبارک!! مبارک!!! کاش کہ سارے ہندوستان کے دیگر مقامات کا یہی حال ہو جاوے +

لودیانہ مشن کا اجلاس ۲۱ نومبر سے شروع ہو گیا ہے۔ پہلا دن دعا و دینگی میں خرچ کیا گیا۔ گیارہ بجے کی دعا کا مضمون روح القدس اور ۲½ بجے کی دعا کا مضمون شکر گذاری تھا +

کیزوک کنونیشن کی طرف سے پادری سی سانوڈ ہندوستان میں تشریف لائے ہیں۔ اُنکے پہلے درس کلکتہ میں دس روز کے لئے ۳۰ نومبر یا یکم دسمبر سے شروع ہونگے خداوند اُن کے کام پر بڑی برکت نازل فرمائے +

ییل یونیورسٹی واقعہ نیو ہیون کنیکٹی کٹ ملک امریکہ کے مشہور پروفیسر پادری جی۔ ٹی لاڈ ڈی۔ ڈی۔ ایل ایل۔ ڈی۔ بمبئی میں ۲۷ نومبر سے اپنے لیکچروں کا سلسلہ شروع کرینگے اور چودہ روز تک یہہ لیکچر جاری رہینگے اُسکے بعد کلکتہ میں ۲ جنوری سے ۲۲ جنوری تک اور مدراس میں فروری میں لیکچر دینگے۔ خداوند ان لیکچروں کے وسیلہ سے بہتوں کو یسوع مسیح کی نجات حاصل کرنے کا وسیلہ بناوے +

انگلستان کی پرسبیٹیرین کلیسیا کے متعلق چھ لاکھ روپیہ کے خرچ سے کیمبرج میں علم الہی کا کالج ۱۷ ماہ گذشتہ کو کھولا گیا ہے کالج میں فی الحال ۲۵ طالب علم اور پانچ اُستاد ہیں +

پچھلے مہینے کی ۳۱ تاریخ کو لاہور میں ہندوستانی مسیحیوں کے لئے سینٹ جانس ڈویونٹی کالج کا بنیادی پتھر کلکتہ کے بشپ ولڈن صاحب نے رکھا۔ بہت سے معزز صاحبان جن میں پنجاب کے لفٹنٹ گورنر اور لیڈی ینگ اور بمبئی اور چھوٹا ناگپور اور لکھنؤ اور مدراس اور لاہور کے بشپ صاحب بھی موجود تھے۔ جلسہ بڑی کامیابی کے ساتھ ختم ہوا +

برٹش اور فارن بائبل سوسائٹی کی کمیٹی نے بیبل ہوس لائبریری کی تواریخی فہرست تیار کرنیکا ذمہ لیا ہے +

ہم اپنے ناظرین کو پھر یاد دلاتے ہیں کہ ۱۰ دسمبر ۱۸۹۹ء کا اتوار بیداری ہندوستان کے لئے دعا کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ اُس دن ہندوستان کی بیداری خاص کر طالب علموں کے لئے ضرور دعا مانگنا چاہئے۔ اس دن مسیحی طالب علموں کو یاد کرنا چاہئے کیونکہ کلیسیا کی آیندہ بہبودی انہیں پر منحصر ہے +

اخبار ٹائمز کے نامہ نگار نے پایۂ تخت روس سے خبر بھیجی کہ روس نے تمام و کمال تیاریاں پوری کر لی ہیں اور جس وقت چاہے ہرات پر بڑھ سکتا ہے۔ اسکی وجہ یہہ بتلائی گئی ہے کہ امیر صاحب کابل کی وفات پر فساد کے برپا ہونیکا اندیشہ ہے۔ ملٹری ریلوے مرو سے کوشک تک مکمل انتظام میں ہے اور کوشک ورگی میں روسیوں نے مضبوط قلعہ جات تعمیر کئے ہیں اور اُن کے لئے ڈیڑھ سو توپیں اور کئی رجمنٹیں بھی وارد ہو گئی ہیں۔ ریلوے لائن کو فوراً ہرات تک بڑھا دینے کا تمام مصالح کوشک میں جمع ہو گیا ہے اور نیز خاص چھکڑے کہ جنپر بھاری توپیں لاد کر لاوینگے وہ بھی آ گئے ہیں لیکن کوئی ایسی خبر جس سے امیر صاحب کی صحت ناقص اور خراب ثابت ہو ابھی ہندوستان میں نہیں پہنچی پس روس کی تیاریاں اُس کی بدنیتی ظاہر کرتی ہیں +

وائسرائے کی کونسل میں سر ایڈورڈ لا مسٹر ڈاکنس کی بجائے تعینات ہونگے +

نوٹس

واقعہ ۱۷ نومبر ۹۹ء سے ۳۱ دسمبر ۹۹ء تک جو کوئی شخص نیا خریدار جس کی تنخواہ ۲۰ روپیہ تک ہو اگر عـہ/ قیمت پیشگی سالانہ نور افشاں بغیر ضمیمہ کے لئے یا عـہ قیمت سالانہ پیشگی اخبار نور افشاں معہ ضمیمہ کے لئے روانہ کر دیگا بلا شبہ اس کے نام اخبار جاری کیا جاویگا۔ لیکن بعد گزرنے میعاد معینہ بالا کے یعنے ۱۹۰۰ء میں کوئی درخواست دربارہ تخفیف قیمت اخبار ہذا منظور و مقبول نہ کیجاویگی ؎

المشتہر

اڈیٹر نور افشاں

لودیانہ

ضرورت

ایک ماسٹر کی ضرورت ہو جس نے کہ انٹرنس تک تعلیم حاصل کی ہو۔ تنخواہ دس روپیہ معہ خوراک ماہوار ملیگی۔ جو خواہشمند ہوں اپنی عرضی مقام مادھوپور ضلع گورداسپور محکمہ نہر پاس مسٹر ایچ۔ بی۔ لانس کے بھیجدیویں۔ مگر نقل سارٹیفکٹ بھی عرضی کے ساتھ روانہ کریں۔ مذہب وغیرہ کا کوئی لحاظ نہیں۔ درخواستیں اس ماہ کے اخیر تک پہنچ جاویں ؎

المشتہر

ایچ۔ بی۔ لانس۔ مادھوپور

نوٹس

۱ ۳

شمال مغربی ریلوے

نصرواخچی کمیٹی نیلام کنندگان شمال مغربی ریلوے کو ہدایت ہوئی ہو کہ ۱۸ دسمبر ۹۹ء بروز دوشنبہ عام گودام کے صحن میں کھودنے کی چیزیں اور مفصلہ ذیل اشیا کو نیلام کریں۔ دوشنبہ کے بعد ہر روز آٹھ بجے صبح کے نیلام شروع ہوا کریگا ؎

پرانے لوہے اور فولاد کی پٹریاں۔ پرانی زنجیریں اور پیچ۔ فولاد اور فولاد کی دھریاں۔ بیلچے شیٹ اور سلاخیں۔ پرانے ٹکڑے۔ تانبے اور پیتل کے کھودنے کے اوزار ؎

تمام نیلام شدہ چیزیں تاریخ فروخت سے ایک مہینہ کے اندر اٹھالی جاویں ورنہ فی دن فی من تین پائی کے حساب سے ہرجانہ

لیا جاوے گا ؎

بحکم

چیف سٹور کیپر لاہور مورخہ ۱۴ نومبر ۱۸۹۹ء

مسدس در حمد خداوند یسوع مسیح

ہو آپ طائفۂ انبیا میں وہ اعظم ۔۔۔ کہ سر مرا انکے ہے ہی تمہاری خاکِ قدم

بہارِ باغِ جہاں ہو چراغِ بزمِ کرم ۔۔۔ شفیق اور سخی اور سرورِ عالم

ہو دو جہان میں تم دستگیرِ مسکین ۔۔۔ معینِ خلق ہو تم اور شہِ زمان و زمین

تمہاری ذات ہے غواصِ قلزمِ عرفان ۔۔۔ قسیمِ نعمتِ ایمان و بخشش و احسان

رحیمِ حالِ خلائق شفیقِ کس و بیکسان ۔۔۔ رفیقِ کارِ غریبان شہِ زمین و زمان

سوائے تیرے کوئی راہ بتا نہیں سکتا ۔۔۔ جمالِ شاہدِ مقصد دکھا نہیں سکتا

خدا کے بیٹے ہو مقبولِ کبریا ہو تم ۔۔۔ ولائے حق سے شہنشاہِ انبیا ہو تم

صفا کا چشمہ ہو سلطانِ اصفیا ہو تم ۔۔۔ کرم کی کان ہو اور منبعِ ولا ہو تم

مٹھاؤ تم جسے کوئی اٹھا نہیں سکتا ۔۔۔ جسے بڑھاؤ تو کوئی گھٹا نہیں سکتا

امیدوار ہوں میں روحِ پاک پانے کا ۔۔۔ تمہارے در پہ ہی تو سب ہے آنیکا

امید ہے کہ نہیں نا امید جانے کا ۔۔۔ کہ ہوں فقیر تمہارے ہی آستانے کا

جمال آپکا شاہد دوائے انور ہے ۔۔۔ ہمیشہ آپ سے یہ التجائے انور ہے

الراقم رام آنند انور

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ	عـہ/
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ	عگر
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ	عگر
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک معہ انگریزی ضمیمہ	عـہ
قیمت دو کاپی کی ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصول ڈاک معہ انگریزی ضمیمہ فی کاپی	ۓ/
بغیر ضمیمہ	عگر
قیمت تین کاپی یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ ضمیمہ و محصول فی کاپی	عگر/۱۲
بغیر ضمیمہ	عـہ
طالبعلموں کیلئے جو ہیڈ ماسٹر یا سپرنٹنڈنٹ کی معرفت درخواست کریں معہ محصول و ضمیمہ	عگر
بغیر ضمیمہ	عـہ/۹

مادرم ۱۰ ۱ - احمد - درم صاحب - ۹۰م ۹۰م - اڈیٹر و مہتمم اخبار نور افشاں کیواسطے - امریکن مشن پریس لودیانہ میں - ایم - وائلی کے اہتمام سے چھپا ؎